چھوٹے لڑکون کی شادی

ہمارے دیار ہند مین اہل اسلام مین (بہ تقلید ہنود) نابالغ لڑکون کی شادی کا ایسا رواج ہے کہ جوان ہوکر شادی کرنا گویا امر معیوب ہوگیا ہے۔ حتی کہ جس لڑکے کی جہٹپن مین شادی نہ ہوجائے اُسکو جوان ہوکر اپنی قوم مین مُشکل سے رشتہ ملتاہے۔

یہہ رسم مسلمانون کے مذہب و معاشرت دونون کو **بہت ضرر** و نقصان پُہنچاتی ہے۔

اول ضرر اسکا یہہ ہے کہ لڑکا شروع سنہ بلوغ سے (جو اسکی تکمیل و تحصیل کا وقت ہوتا ہے) اپنے عیش مین مصروف ہوجاتا ہے جس سے وہ تحصیل علم و ہنر سے رہ جاتا ہے اور جب کچھہ اولاد ہوجاتی ہے تو وہ اس عیش کو بہی بہول جاتا ہے اور ٹکڑے کمانے کے فکر مین پڑ جاتا ہے پہر اس بے علمی و نالائقی پر بجز ٹوکری اُٹھانے یا دو چار روپیہ کی نوکری کرنے کے اور کچھہ نہین کر سکتا۔ پہر اسمین ایسا مصروف و مستغرق ہوتا ہے کہ مذہبی فرائض و حقوق (نماز روزہ) کے ادا کرنیسے بہی رہ جاتا ہے۔

اور اگر اہل اسلام اپنی اولاد کی پہلے دین و دُنیادی علوم و فنون کی تعلیم کی تکمیل کرین پہر جب اِن علوم سے دینی و دنیوی نتائج پیدا کرین اور کسی اعلیٰ منصب دینی یا دنیوی کو حاصل کرین تب اُنکے نکاح کا بند و بست کرین تو وہ اِس ذلت دُنیاوی و عذاب اخروی سے بچ سکین۔ جو لوگ اپنے بیٹون کی شادی کر دینا اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین (جو خدا و رسول کے نزدیک فرض نہین ہے) اور ہزارہا روپیہ خرچ کرکے اِس فرض کو ادا کرتے ہین۔ اگر وہ بجائے اِس خیالی فرض کے اُنکی تعلیم کو فرض سمجہہ کر وہی روپیہ یا اس سے نصف یا ربع اِس تعلیم پر صرف کرین۔ اور شادی کرنا ان ہی کے ذمہ پر ڈالدین تو وہ اِس تعلیم کے ذریعہ سے عمدگی و شائستگی کے ساتھہ شادی کے

سامان واسباب خود بہم پہنچالین اور ضرورت اور موقع دیکھہ کر اپنی شادی خود کرلین۔ ہمارے ہادی ورہنما (خدا تعالیٰ اور اُسکے رسول) نے ہمکو یہہ کہین ترغیب یا اجازت نہین دی کہ ہم بدون حصولِ لیاقت اپنے لئے یا اپنے چھوٹے بچون کے لئے سب سے پہلے نکاح کی فکر کرین پھر جودینی یا دُنیاوی لوازم واسباب نکاح ہین انکی تلاش مین پڑین۔ بلکہ برخلاف اسکے صاف فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین آچکا ہے)

عن عبد الله قال لنا رسول الله یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء (بخاری ص۷۵۸ مسلم ص۴۴۹)	کہ اے جوانون کی گروہ جو تم مین استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھہ وشرمگاہ کو بچاتا ہے۔ اور جسکو طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے اسکو وہی خصے کردیگا۔

شارحین حدیث نے کہا ہے کہ استطاعت کے یہہ معنے نہین کہ صرف قوۃ باہ رکھتا ہو۔ یہہ معنے ہوتے

فیه حذف مضاف ای مونة الباءة من المهر والنفقة لان قوله ومن لم یستطع عطف علی من استطاع ولو حمل الباء علی الجماع لم یستقم قوله فان الصوم له وجاء (مرقاۃ)	تو استطاعت نہ ہونے کی حالت مین آن حضرت خصی ہونے کے لئے روزہ رکہنے کا ارشاد نہ فرماتے کیونکہ جو قوت باہ نہین رکہتا وہ خود خصی ہوتا ہے۔
قلت (و انا ابوسعید) ومن اراد به قوة الجماع فسر الاستطاعة بقدرته علی مونة الجماع فلا خلاف حقیقة ومآلا قال النووی اختلف العلماء فی المراد بالباءة علی قولین یرجعان الی معنی واحد اصحهما المعنی اللغوی و	اسکو روزہ سے خصی کرنے کی کیا حاجت ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ وہ اس قوت کو کام مین لانے کے اسباب وسامان (زوجہ کا مہر ونفقہ وغیرہ) بہم پہنچا سکے۔ اور جس نے اس سے

هو الجماع فتقديره من استطاع منكم الجماع لقدرته على مؤنته وهي مؤن النكاح فليتزوج ومن لم يستطع لعجزه عن مؤنته فعليه بالصوم ليدفع شهوته الخ شرح مسلم	قوت جماع مراد رکہی ہے اِسکے نزدیک بھی جماع کی استطاعت سے یہی مراد ہے کہ وہ اُس کے سامان واسباب بہم پہنچا سکے۔

یہہ ارشاد نبوی اس ارشاد خداوندی کے مخالف نہین ہے جو سورۂ نور مین ہوا ہے۔

وانكحوا الايامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله - (نور ۴۶)	کہ تم اپنے نیک غلامون اور لونڈیون کے نکاح کردو۔ اگر وہ فقیر ہین تو خدا انکو اپنے فضل سے غنی کردیگا۔

کیونکہ اِس ارشاد مین یہہ بیان نہین ہے کہ وہ ایسے فقیر ہون جن مین مال پیدا کرنے کی اور خانہ داری کے سامان واسباب بہم پہنچانے کی طاقت ولیاقت بہی نہو بلکہ خدا تعالیٰ کا انکو نیک کہنا۔ اور اپنے فضل سے اِنکو غنی کردینے کی بشارت ووعدہ دینا اِس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے + کہ ان مین غنی ہونے کی (جو نکاح کے لئے ایک لازم امر ہے) لیاقت موجود ہے۔ اسی نظر سے خدا تعالیٰ نے اِسکے ساتھہ ہی فرمایا ہے کہ جو لوگ

وليستعفف الذين لا يجدون نكاحا حتى يغنيهم الله من فضله (نور ۴۶)	

نکاح اپنے کا سامان نہ پاوین وہ صبر کرین یہانتک کہ خدا تعالیٰ اِنکو اپنے فضل سے غنی کردے۔

ایک حدیث مین ذکر ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا۔ آن

عن سهل بن سعد قال قامت امرأة فقالت يا رسول الله انها قد وهبت نفسها لك فلم يجبها - فقام رجل فقال يا رسول الله انكحنيها قال هل عندك من شيئ قال لا	حضرت نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھہ مال ہے اِس نے عرض کیا کچھہ نہین ہے آپ نے فرمایا جا کچھہ تلاش کر کچھہ نہ ہو تو لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گیا پھر آیا

+ اسلئے کہ نالائق فقیر کا نیک ہونا مشکل ہے کیونکہ بحکم کاد الفقر ان یکون کفراً اُسکا بیدین ہوجانا بہی ممکن ہے ۱۲ حاشیہ

قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد فقال هل معك من القران شئ قال معي سورة كذا وكذا قال اذهب فقد انكحتكها بما معك من القران صحیح بخاری ص۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے لوہی کی انگوٹھی بھی نہین پائی - آن حضرت نے فرمایا تجھے کچھہ قرآن کا بھی علم ہے - اسنے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فلان فلان سورتین یاد ہین - آن حضرت نے فرمایا ہم نے تجھہ سے انکے سبب (یا عوض) اس عورت کا نکاح کیا - اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے لئے اول تو مال کا ہونا ضروری ہے - اور اگر مال نہ ہو تو علم بھی اسکے قایم مقام ہو سکتا ہے کیونکہ وہ عاجل یا آجل دینی یا دنیوی کا ذریعہ ہے اور لیاقت کا وسیلہ ہے

ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت (فاطمہ بنت قیس) نے معاویہ اور ابوجہم سے نکاح کرنے کی بابت آن حضرت سے مشورہ چاہا تو آن حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو ہر وقت اپنی لاٹھی کندہے پر رکہتا ہے -

عن فاطمة بنت قيس قالت ذكرت له ان معاوية بن ابى سفيان و ابا جهم خطباني فقال رسول الله اما ابو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي اسامة بن زيد (مسلم ص۴۸۳ جلد۱)

یعنے عورتوں کو مارتا رہتا ہے - اور معاویہ فقیر ہے مالدار نہین ہے - تو اسامہ بن زید سے نکاح کر -

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لیاقت مالداری کے موجود ہونے پر بھی دم نقد مالداری کو ترجیح ہے - امیر معاویہ مین مالدار ہونے کی لیاقت تو ایسی تھی کہ انہون نے حضرت علی مرتضی سے خلافت کو چھین لیا - اور اسلام مین اول الملوک کہلایا - پر دم نقد مالدار نہ ہونے کے سبب آن حضرت نے اسامہ بن زید کو ان سے مقدم کیا -

ایک حدیث مین آیا ہے کہ آن حضرت نے سعد بن ربیع انصاری اور عبد الرحمن بن عوف (جو عشرہ مبشرہ سے تہی) رابطہ دوستی و اخوت اسلامی کردیا تھا جس پر سعد نے

عن انس لما قدم عبد الرحمن بن عوف آخی النبی صلعم بینه وبین سعد بن الربیع الانصاری وعند الانصاری امرئتان فعرض علیه ان یناصفه اهله وماله فقال بارک الله لک فی اهلک ومالک دلونی علی السوق فاتی السوق فربح شیئا من اقط وشیئا من سمن فراٰه النبی صلعم بعد ایام وعلیه وضر من صفرة فقال مهیم یا عبد الرحمن فقال تزوجت انصاریة صحیح بخاری ص ۷۵۹

چاہا کہ اپنی دو عورتون سے ایک کو طلاق دیکر عبد الرحمن بن عوف سے اسکا نکاح کرادے عبد الرحمن بن عوف نے جواب دیا کہ خدا تمہارے عیال مین تمہین برکت دے مجھے تم بازار بتاؤ۔ پس وہ بازار آئے۔ اور اسمین چند روز پنیر گھی وغیرہ کی تجارت کی جب کچھہ مال پیدا ہوا تو نکاح کرلیا۔

اس حدیث مین صاف بیان ہے کہ اکابر صحابہ باوجود لیاقت وکمال علمی نکاح پر جرات نہ کرتے جب تک کہ کچھہ مال واسباب نکاح بہم نہ پہنچا لیتے۔

بالجملہ ان احادیث سے ثابت ہے کہ بلا حصول لیاقت استطاعت اسباب وسامان نکاح نکاح کا طالب ہونا اور نادان و نالائق بچون کے پانون مین نکاح کی بیڑی ڈال دینا ہدائیت بانی اسلام وسیرت سلف اہل اسلام کے مخالف ہے۔

افسوس اس ہدائیت وسیرت اسلام واسلاف اسلام کو مسلمانون نے چھوڑ دیا اور غیر مذہب اقوام نے اسکو سیرت بنالیا۔

انگریزون کو دیکھو اپنی اولاد کی تعلیم کو (دینی نہ سہی دنیوی سہی) سب سے مقدم کرتے ہین۔ جسقدر ہمارے بھائی مسلمان اپنی اولاد کے بیاہ شادیون پر روپیہ خرچ کرتے ہین وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت مین صرف کرتے ہین۔ جب وہ تحصیل

علوم کی تکمیل کر لیتے ہین تو انکو تحصیل مال (بذریعہ نوکری و تجارت) کی طرف متوجہ کرتے ہین۔جب وہ لاکھون یا ہزارون روپیہ کے مالدار ہو جاتے ہین تب شادی کا خیال کرتے ہین پہر اس لیاقت و جمعیت کے ذریعہ سے اس شادی سے بے فکری و خوشی کے ساتہہ کامرانی کرتے ہین - انگریزون مین ہزارون مین ایک ہوگا جو قبل تکمیل تحصیل و علم و زر کے شادی کر بیٹہا ہو پہر بیوی بچون کی تربیت و خبرگیری کے لئے ٹوکری اُٹہاتا ہو یا دو چار پانچ کی نوکری مین مارا مارا پہرتا ہو۔

اور مسلمانون مین ہزارون ایسے ہین جنکے مان باپ ہزارون روپیہ قرض اُٹہا کر انکی شادی کر دیتے ہین اور اُنکی تعلیم مین ایک روپیہ خرچ نہین کرتے - جب وہ بلوغت کو پہنچتے ہین تو چند روز عیش مین مصروف ہوتے ہین۔ جب باپ مرا یا بیکار ہوا اور اُنکے گہر مین کوئی لڑکا بالا پیدا ہو گیا تو اُنکو سب سے پہلے اس قرض کا غم ہوا جو اُنکی شادی پر اُٹہایا گیا تہا - باپ کا گہر تو اُسکے ادا کرنے مین فروخت ہوا پہر بیٹے کا بالا پڑا - پہر کسی نے کُہرپا کسی نے کلہاڑہ کسی نے کہرپہ کسی نے ٹوکرہ ہاتہہ مین لیا - اور رات دن سر پٹخا - پہر اتنا مال ہاتہہ مین نہ آیا جسمین کُنبہ کا پیٹ بہرے - پہر رات دن میان کو بیوی نے اور بیوی بچون کو میان نے کوسنا شروع کیا کہ خدا تمہین غارت کرے جنہون نے ہمکو اس جنجال مین پہنسایا - کبہی اس نامہربان باپ کو (جس نے علم نہ سکہایا تہا) ہی کچہہ سُنا دیا کہ خدا اسکا جہنم گہر کرے جس نے ہمکو کسی لائق نہ بنایا اور بیاہ مین پہنسایا - اور کبہی اپنی ابتداء جوانی کا جوش و عیش یاد آ گیا - اور اس مصرعہ کو مرثیہ بنایا ؎ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا۔

اے مسلمانان اب ہی سمجہو - اپنے پیغمبر کی ہدائیت و اپنے اسلاف کی سیرت پر چلو - اور اپنے حال زار پر کچہہ عبرت پکڑو اور رحم کرو -

دوسرا ضرر یہہ کہ جہٹین ہین طرفین (میان بیوی) کا اُن امور مین جو نکاح سے